نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ/ — قیمت سالیانہ معہ محصول عہ

نمبر ۲۶ جلد ۷ — لودیانہ ۲۶ جون ۱۸۷۹ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل ازر وڑکی

ہمدموں جلدی ملاؤ اُس میرے دلدار سے۔
عرش چھلنی ہوگیا ہے آہ و دل افگار سے
ہلگیا گردوں میرے نالوں کی جھلکار سے۔
ارض بہہ جاوے عجب کیا چشم خونبار سے
کچھ غرض ہمکو نہیں اب غیر کے دیدار سے۔
آنکھ جسدن سے لڑی ہے اُس حقیقی یار سے
وصل کی تدبیر کر کوئی نہ کر درماں طبیب۔
ہاتھ دھو بیٹھیگا ورنہ ہجر کے بیمار سے
عشق جسدن سے ہوا ہے اُس گل رعنا کا بس۔
سیر دل ہوتا نہیں ہے سیر گلزار سے
ہاتھ کچھ آیا نہ مطلب وہ دلی ہیں ہائے حیف۔
عمر بھر ٹپکاکے سر کو در و دیوار سے
نام سمرن کر لیا جس نے مسیحا کا ای شیخ۔
کام پھر اُسکو بھلا کیا سبحہ و زنار سے
رات دن جپتا ہوں سمرن ایک اُسیکے نام کا۔
کام اصلا ہی مجھکو کسی اذکار سے
ملنے سے عیسیٰ کے گل جب گنج عقبیٰ ملے۔
پھر ہوس ملنے کی ہو کیوں اور کسی زردار سے

نور افشاں

افغانستان کی موجودہ حالت

صلح کی شرائطیں اب عام لوگوں کے سامھنے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ ایک غیر متعصب آدمی جب افغانستان کے موجودہ تعلقات کو جو اس صلحنامہ کے ذریعہ سے قایم ہوئی ہیں اُن تعلقات سے جو قبل از شروع جنگ حاصل تھے مقابلہ کریگا تو بے تامل مان لیگا کہ سرکار انگریزی نے مہم کابل کے سب مصارف کے عوض میں بیشک فایدہ اُٹھایا۔ اِس مہم کا خاص مقصد شمالی سرحد کی طمانیت تھی سو وہ خاطر خواہ طور پر حاصل ہوگئی افغانستان کے دشوار گذار راستے اور درے جو اکثر مقام خطر تھے سرکار انگریزی کے ماتحت ہوگئے اور اس گورنمنٹ کے حسن انتظام سے کامل امید ہے کہ آیندہ وہاں بالکل امن رہیگا۔ وکیل انگریزی متعینہ کابل جسکو حسب موقعہ پر حسب ضرورت افغانستان کے اِدھر اُدھر اپنے ایجنٹ بھیجنے کا اختیار ہے سب حرکات اندرونی اور بیرونی کا نگران رہیگا اور ہمارے جناب وایسرائے بہادر بذریعہ تار برقی نہ صرف اپنے وکیل سے خط و کتابت کر سکینگے بلکہ وسط ایشیا سے جو روسیوں کی سازش کا بڑا مرکز ہے نہایت قریب ہو جاینگے غرض یہہ وہ فواید ہیں جنپر مدت سے ہماری گورنمنٹ کی آنکھ تھی اور شکر کا مقام ہے کہ وہ بلا ہونے بہت نقصان جان کے خاطر خواہ طور پر بعہد مبارک لارڈ لٹن صاحب بہادر ہاتھ میں آئے +

ان شرایط کے رو سے محمد یعقوبخان پر بھی کچھ جبر نہیں ہوا اور نہ اُسکے ملک کی قطع کی گئی بلکہ نیک نیتی سے جیسا شروع میں اشتہار دیا گیا تھا اُسکو وہ فواید پہونچائے گئے ہیں جنکی تمنا میں شاید امیر مرحوم کی روح اب تک بھٹکتی ہوگی۔

یعقوب خان کو گورنمنٹ انگریزی کی حمایت کے سبب اپنے بیرونی دشمنوں سے بالکل طمانیت ہو گئی اور یہہ وہی حمایت ہے جسکی نا امیدی میں امیر شیر علی نے آخر روسیوں کا مشن منظور اور ہماری سرکار کا مشن نامنظور کیا تھا۔ حدود کے متعلق کی خود مختار قومیں جنپر افغانی انتظام بخوبی چل نہیں سکتا تھا بلکہ ایک گونہ تکلیف کا باعث تھیں وہ سرکار انگریزی نے سنبھال لیں تو گویا اب سوداگروں مسافروں اور سیاحوں کے لئے راستہ کھل جائیگا اور افغانستان خواہ اپنی پیداوار اشیاء کی تجارت سے بہت منافع اُٹھائیگی اور اِسیطرح کسی روز کو رفتہ رفتہ شائستہ اور مہذب بھی ہو جائیگی + اِس میں شک نہیں کہ جو لوگ جنگ حال سے اِسبات کی اُمید کئے ہوئے تھے کہ اب سے کابل ہندوستان کا ایک ماتحت صوبہ بنجائیگا اور افغانی لوگ آئندہ سرکار انگریزی کی کامل اطاعت اختیار کر لینگے وہ اِس صلحنامہ کے نتیجہ سے چنداں خوش نہیں ہونگے مگر وہ انکار بھی نہیں کر سکینگے کہ اگر کل شرایط صلحنامہ دیانت داری کے ساتھ معرض تعمیل میں آ جاویں تو بہر حال سرکار انگریز کا پلڑا جھکتا ہی رہیگا اور مشرق میں اُسکی فضیلت ایسی قایم ہو گی کہ گویا کوئی اُسکا رقیب یا سر اُٹھانیوالا نہیں رہیگا + اب ہمیں دیکھنا چاہئے کہ امیر کے انگریزی کیمپ میں آنے اور اِس عہد و پیمان کے تحریر ہونے سے باشندگان افغانستان کے دلوں پر کیسا اثر ہوا۔ ۲۹ مئی کی رات کو بقول سول اینڈ ملٹری گزٹ اِس صلح اور عہدنامہ کی تکمیل کی خوشیں جو رونق اور زیبائش بالاحصار کو اور چراغاں کی روشنی سے ایک عجیب لطف شہر کابل کو حاصل ہوا وہ یادداشت کے لائق ہے اور صبح کے وقت امیر کے قایم مقام سردار شیر علیخان قندھاری نے جس سرگرمی کے ساتھ ایک عام دربار میں اِس صلح کا اشتہار دیا اور عموماً حاضرین نے جس خوشی کے ساتھ منظور کیا قابل دید تھی۔ سوات کے لوگوں کا راء اسبارہ میں باوجود متواتر سننے جہادی مسایل کے ایک منصب ملان سے اور ایک عام خونریزی کی وعظ کے ایک فقیر سے بذریعہ پرلیس کمشنر مشتہر ہو چکا ہے اور قوم قزلباش اور ہزارا جسقدر کابل میں انگریزی ریزیڈنٹ کی تقرری سنکر محظوظ ہوئے وہ انگلشمین تصدیق کرتا ہے غرض یہہ خبریں اور زیادہ تر وہ بیانات جو اب تک حدود کے ہر دو طرف سے سُنی جاتی ہیں ہمارے خیال کو مضبوط کرتی ہیں کہ صلح کی شرایط کو افغانستان کے سرداروں عمایدوں اور عموماً زبردست جماعتوں نے خوشی سے پسند کیا ہے۔ افغانستان میں بیشک سخت اور مخالف راء کے لوگ بھی ہیں جیسے قوم غلزئی جو اپنی جہالت کے باعث ابھی معاملات کے انجام کو نہیں دیکھتے مگر یہہ بھی ویسا ہی یقینی امر ہے کہ وہاں کا زبردست گروہ جسکا رعب و داب اپنے پڑوسیوں پر غالب ہے اِس عہدنامہ کے نتیجہ میں امیر حال کے متفق الراء ہے۔ امیر کی دوستی اور اتحاد جناب ویسٹر ٹے بہادر سے اُسکے مراسلہ مورخہ ۸ رجادی الثانی مطابق ۳۰ مئی سے ظاہر ہے جسکا مضمون مختصر طور پر ہمارے پچھلے پرچہ میں درج ہو چکا ہے اور اُسکا پختہ ارادہ اِن شرطوں کے منظور کرنیکا اسی سے عیاں ہے کہ اُسنے خاص کابل میں میجر کوینگناری کی سکونت کو بطور سفیر انگریزی کے بسر و چشم منظور کر لیا۔ آخر میں خوشی کی بات ایک یہہ ہوئی کہ امیر اور اُسکے چچا سردار ولی محمد کے درمیان جو روپیہ کے معاملہ میں کچھ تنگ رنجی ہو گئی تھی وہ رفع ہو گئی اور اب چچا اور بھتیجا دونوں بالاتفاق کابل کو جاتے ہیں +

آریا دھرم

کلکتہ ریویو نمبری اپریل میں ایک آرٹیکل از طرف مسٹر کمین صاحب بعنوان دھرم مندرج ہے جسمیں یہہ تذکرہ کیا گیا ہے کہ آریا لوگ باتفاق ویانند سرستی بید کی تعلیم کا چرچا ہندوستان میں پھیلانیکی کوشش کر رہے ہیں اور اُنکی ایک جماعت نے جو بمبئی میں قایم ہوئی ہے۔ امریکا کی جدید سوسیٹی نامے تھیاسوفیکل سے ملکر کام کرنا شروع کیا ہے چنانچہ امریکا سے کئی ایک مس صاحبات متعلقہ سوسائیٹی مذکور بہمراہی کرنیل الکٹ صاحب بمبئی میں اُن لوگوں کی امداد اور تقویت کے لئے تشریف لائے ہیں الکٹ صاحب نے اپنی سوسائیٹی کے حالات پر ایک نہایت عمدہ رسالہ لکھا ہے جسکو انہوں نے بحیثیت پریسیڈنٹ فرامجی کاؤس جی ہال میں بطور ایڈریس ایک مجمع کثیر کو پڑھکر سنایا +

اول ایڈریس میں یہہ ظاہر کیا کہ عیسائی مذہب پر سوسائیٹی کے اعتراضات بہت ہیں اور چار برس تک اُس مذہب کے ساتھ بحث مباحثہ کرکے آخر سوسائیٹی نے اپنے مقاصد کی تاثیر لوگوں کے دلوں پر ڈالنے کی فرصت نکالی۔ اُسکا خاص مقصد یہہ ہے کہ محض مشرقی فلاسفی اور دھرم کو بذریعہ اخبارات و رسالجات ہر ایک جگہہ میں شایع کیا جاوے تاکہ اُسکی تاثیر سے اور سب مذاہب مسیحی مذہب کے ساتھ ہی سطح زمین سے معدوم ہو جاویں۔ سوسائیٹی کے خیال میں بید اور ژندوستہ کی تعلیم عین صحیح ہے اور روح الامر یعنے قدیم ہے اُسنے یورپ و امریکا دونوں کی فلاسفی اور مذہب میں روح کے حال کا تجسس کیا مگر کچھ پتہ نہ پایا کہ وہ کیا چیز ہے اور اُسکی پیدائش کی اصل کیا اور اُسکی خاصیت کیا ہے اور یہی باعث ہے کہ ہمکو اُس مذہب یا فلاسفی پر اعتقاد نہیں کیونکہ اُس سے ہماری تسلی نہیں ہوتی۔ اُس مذہب اور فلاسفی سے اگر یہہ سوال کیا جاوے





کہ اِنسان کی خوبی اور انتہائی فضیلت یا ذلت کیا ہے تو سوا اِسکے جواب اور کیا ہے کہ بہشت اور دوزخ حالانکہ بہشت بھی وہ نہیں جو صرف بائبل بتلاتی ہے بلکہ وہ جسکی تعریف ملٹن صاحب اپنے پیرڈائیز لاسٹ میں بڑی شدومد سے بیان کرتا ہے مگر ہم اِس جواب کو کافی جواب نہیں سمجھتے کیونکہ وہ محض ایک شاعرانہ خیال ہے اور ویسا ہی دوزخ ایک خیالی ڈراوا +

غرض اِس قسم کی اور نفسانی خواہشونکی ترک کی باتیں تو اُس رسالہ میں ہیں مگر عجوبہ یہہ کہ ساتھ ہی ساتھ اس امر کی تحریص دکھلی ہے کہ اِس ملک میں ہر ایک کام کے لئے دستی کلونکا رواج دینا ضرور یا نہیں سے ہے تاکہ لوگ زیادہ محنت اور زیادہ قیمت کھو نیکے بغیر اِن کلوں کے ذریعہ سے کافی فواید اُٹھائیں۔ جسوقت الکٹ صاحب دیانند سرسُتی اور اُسکے بیدکے تذکرکے پیچھے ہی دفعتًا ہندوستان کی ظاہری ترقی کے معاملات لے بیٹھے تو سامعین ایکطرح کے تعجب میں پڑگئے اُنہوں نے بہت مفید باتیں اِس ملک کے لئے بتائیں مثلاً دستکاری کی اصلاح کیونکہ اسی باعث ہندوستان کی خام اشیاء ولایت میں پہونچکر اور اچھی صورت میں تیار ہوکر پھر انہیں لوگوں کے اِستعمال کے لئے واپس آتی ہیں اور اُسکا فایدہ جو اِس ملک کا خاص حق تھا وہ ولایت لیتی ہے۔ پھر ہندوستان کے مدارس اور سکولوں کی شکایت میں یہہ بیان کیا کہ ڈاکٹر اور پلیڈر وغیرہ تو اُنسے ضرور پیدا ہوتے ہیں مگر آج تک کوئی کل ساز نکلتا ہوا نہ سنا۔ ام۔ اے۔ بی۔ اے۔ بہت مگر بڑھئی لوہار چینی ساز اور کاغذی وغیرہ کوئی نہیں۔ لازم ہے کہ امریکا کیطرح یہاں بھی ہر ایک سکول میں فن قسم کی دستکاریاں سکھلائی جائیں تاکہ نوجوان اور ہوشیار طالب العلم اُنمیں تعلیم پاکر اپنے ملک کو عجیب عجیب فواید پہونچائیں۔ جو کچھہ یورپ اور امریکہ کے لوگ ہندوستان کی بابت سُنتے آئے یا جانتے ہیں وہ صرف بالائی باتیں ہیں آج تک اُنمیں سے کسی نے اُسکی اندرونی حالات دریافت کرنیکا قصد نہیں کیا ہم صاف دیکھتے ہیں کہ اِس ملک کے اکثر لوگ مفلسی کی فریاد کرتے ہیں نوکری ڈھونڈھتے ہیں مزدور تین پیسہ روزانہ پر کام تلاش کرتے پھرتے ہیں جب قحط سالی پڑجاتی ہے تو ہزاروں جانیں بھوکھوں مرتی ہیں وجہ یہہ کہ بے زر اور بے ہنر ہیں ہندوستان کی گوند روئی سن اناج تیل وغیرہ اور ملکوں میں جاکر اور وہاں سے تیار ہوکر پھر یہاں واپس آتا ہے غیر ملک کو فایدہ پہونچاتا اور اپنے ملک کو محروم رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ وغیرہ +

ہم سمجھتے ہیں کہ فی الحقیقت ہندوستان کے لوگ دو ہی بات کے محتاج ہیں سچے دین کے جس پر اُنکے اخلاق اور عاقبت کی بہتری منحصر ہے اور دنیوی علم و ہنر کے جس سے اُنکا دنیاوی آرام و آسایش وابستہ ہے سو یہاں کے خوش نصیب لوگ کرنیل صاحب کے بہت آگے ہی یہہ باتیں لوگوں کو سکھلا رہے ہیں کہ آسمان کی بادشاہت ڈھونڈھو اور دنیا کی سب چیزیں تمکو علاوہ دیجائینگی +

محمدیونکے اِس دعوی کی تحقیق کہ عیسائی اور یہودیونکی کتابیں تحریف اور تبدیل ہوئی ہیں کہ نہیں

مشہور ہے کہ جب کوئی عیسائی مقدس کتابوں سے نصیحت اور تعلیم کی باتیں نکالکر محمدیوں کو سناتا ہے تو فوراً جواب دیتے ہیں کہ یہہ سب کتابیں تحریف و تبدیل ہوگئی ہیں اور جو کتابیں اب یہودیوں اور عیسایوں کے پاس موجود ہیں قابل اعتقاد کے نہیں ہیں پس لازم ہے کہ ہم محمدیونکے اِس دعوی کو بڑی غور اور سوچ سے دریافت کریں۔ کیونکہ اگر یہہ کتابیں تحریف ہوئی ہیں تو رد کرنے کے لائق ہیں اور اگر نہیں تو اُن کو تمام ادب اور عزت سے پڑھنا اور ماننا چاہئے۔ اِسبات میں کہ آیا خدانے اپنے نبیوں کی معرفت توریت اور زبور اور کئی ایک صحایف اور اِنجیل اسرائیلیوں اور عیسایوں کو بخشی ہیں کہ نہیں کوئی محمدی شک نہیں کرتا ہے اور قرآن میں بھی اِن کتابونکا ذکر ہے مثلاً جیسی سورہ مایدہ میں لکھا ہے عندھم التوریت فیھا حکم اللہ کہ اُن کے پاس توریت ہے جس میں حکم اللہ کا وانزلنا الیک الکتٰب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتٰب اور تجھپر اُتاری ہم نے کتاب تحقیق سچا کرتی اگلی کتابوں کو پھر سورہ مایدہ میں لکھا ہے قل یا اھل الکتاب لستم علی شیٔ حتی تقیمو التوریت والانجیل یعنے کہہ تو اے کتاب والو تم کچھہ راہ پر نہیں جبتک نہ قایم کرو توریت و انجیل شکر ہے کہ تمام محمدی اِن کتابوں کو منجانب اللہ مانتے ہیں پر افسوس کہ وے اُنہیں مبتدل و محرف خیال کرتے ہیں کئی محمدی مصنفوں نے اِن کتابوں کو مبتدل ثابت کرنے کے لئے جان فشانی کرکے کئی ایک دلیلیں پیش کی ہیں اب ہم خدا سے دعا اور ہدایت مانگ کے اِن دلیلوں کی صحت اور غلطی کو دریافت کرنا چاہتے ہیں +

۱۔ اوّل دلیل جس سے محمدی اپنے دعوی کو ثابت کرتے ہیں یہہ ہے کہ اُن کتابوں کی تعلیم اور قرآن کی تعلیم میں مطابقت نہیں اگر وہ کتابیں صحیح ہوتیں تو بیشک اُن میں مطابقت ہوتی اور اُن میں ضد نہ پائی جاتی +

جواب اگر دو گواہوں کی گواہی میں خلاف پایا جائے تو ضرور اُن میں سے ایک جھوٹھا ہوگا لیکن یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون جھوٹھا ہے اور کون سچا پس اِس دلیل سے محمدی اور عیسائی جانتے ہیں کہ بائبل اور قرآن دونوں سچ نہیں کیونکہ اُن کے نزدیک وہ باطل ہے اور اُن کے نزدیک وہ نادرست ہے اور کوئی اُن دونوں میں سے

دونوں کتابوں کو نہیں مان سکتا اِس دلیل سے کچھ ثابت نہیں ہوا اگر یہہ کہ انجیل اور قرآن دونوں سچ نہیں پس ہم اِس دلیل کے جواب سے درگذرتے ہیں +

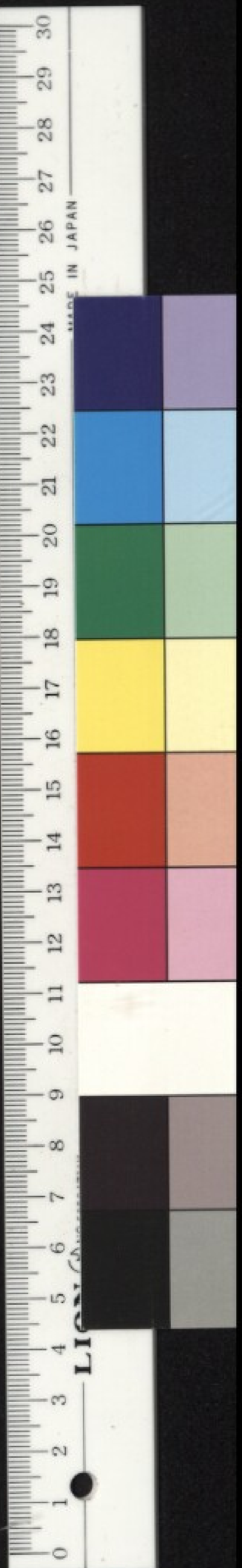
۱۴ - محمدی کہتے ہیں کہ ہمارے قرآن میں لکھا ہی کہ پُرانی کتابیں تحریف ہوئی ہیں یہہ دلیل بھی قرآن کی سچائی پر موقوف ہی اور منطق کے روسے چاہئے کہ دلیل کی بنیاد ایسی ہو کہ فریقین اُس کے قایل ہوں پر جب تک ہم قرآن کا برحق ہونا نہیں مانتے ہیں تب تک اِس دلیل سے قایل نہیں ہو سکتے لیکن یہہ بات دریافت کرنے کے لایق ہی کہ قرآن میں یہہ دعوی کہ مُقدس کتابیں تبدیل ہوئیں پایا جاتا ہی کہ نہیں سچ ہی کہ سورہ بقر میں لکھا ہی کہ یٰبنی اسرائیل لا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون یعنے ای بنی اسرائیل سچ کو جھوٹھ نہ کرو اور سچ کو نہ چھپاؤ جس حال میں کہ اُسے جانتے ہو - اور اسی سورہ کی دوسری جگہہ میں لکھا ہی کہ - افتطمعون ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق منہم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وہم یعلمون - یعنے کیا چاہتے ہو کہ وے لوگ یعنے یہودی تم پر یقین لاویں اور حال آنکہ اُن میں سے ایک فرقے نے خدا کا کلام سنا بعد اُسکے تحریف کی اور یہہ بھی سمجھنے اور جاننے کے بعد کیا ہی - بیشک اِس آیت میں تحریف کا ذکر ہی لیکن پوشیدہ نہ رہے کہ اِن آیتوں سے بالکل واضح نہیں ہوتا کہ عیسائیوں کی کتابیں تحریف ہوئیں بلکہ یہہ کہ یہودیوں کے ایک فرقے نے خدا کے کلام میں تحریف کی اگر یہودیوں کے ایک فرقے نے اپنی کتاب کو تحریف کیا تھا تو کیا سبب ہی کہ اُنکی کتابیں دو قسم نہ ہوئیں ایک وہ جو بدل گئی دوسری وہ جو صحیح ہی لیکن مشہور ہی کہ ایک ہی زبور اور ایک ہی توریت ہی اور یہہ بھی سمجھنا چاہئے کہ قرآن کی کسی آیت میں نہیں لکھا کہ انجیل کی تحریف ہوئی اور یہہ جو لکھا ہی کہ عیسائی اور یہودی اپنا مُنہہ حق سے پھیرتے تھے تو اُسکے معنے یہہ نہیں کہ وہ اپنی کتابوں میں سے کوئی بات نکالتے یا بدلتے تھے بلکہ یہہ کہ درست نہیں بیان کرتے تھے چاہئے کہ محمدی بھی اِسی طرح سمجھیں کیونکہ قرآن کی اور آیتوں میں اُن کتابوں کے صحیح ہونے کا ذکر ہی بلکہ قرآن میں مقدس کتابوں کی تعریف ہی چنانچہ سورہ عمران کی ۳ آیت - نزل علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ وانزل التوریۃ والانجیل من قبل ھدی للناس وانزل الفرقان - یعنے اُتاری تجھپر کتاب تحقیق ثابت کرتی ہی اگلی کتاب کو اور اُتاری تھی توریت اور انجیل اِس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کو اور اُتارا انصاف - پھر سورہ کہف میں لکھا ہی - لا مبدل لکلماتہ - یعنے کوئی بدلنیوالا نہیں اُسکی باتیں - پھر سورہ یونس میں لکھا ہی - لا تبدیل لکلمات اللہ بدلتی نہیں اللہ کی باتیں - پھر اسی سورہ میں لکھا ہی - فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرؤن الکتاب من قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا بایات اللہ - یعنے سو اگر تو ہی شک میں اِس چیز سے جو اُتاری ہمنے تیری طرف تو پوچھ اُنسے جو پڑھتے ہیں کتاب تجھ سے آگے بیشک آیا ہی تجھکو حق تیرے رب کی طرف سے تو مت ہو شبہہ لانیوالا اور مت ہو اُنہیں سے جنہوں نے جھٹلائیں باتیں اللہ کی بالفرض قرآن اگر سچا ہی تو کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ خدا جس کا نام حق ہی اِن آیتوں میں حکم دے کہ شک کے وقت اپنے ایمان کو قایم کرنے کے لئے کتاب والوں سے پوچھو حالانکہ اُن کی کتابیں صحیح نہیں اور اُنکو اطلاع نہ دیوے کہ فلاں جگہہ میں خلاف اور غلطیاں پائی جاتی ہیں پس جب قرآن میں ایسی اطلاع کہیں نہیں پائی جاتی تو قرآن کے رو سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ محمد مسیحیوں اور یہودیوں کی کتابوں کی صحت کا اقرار کرتا تھا + باقی آئندہ

منقولات

پطرس کا اقرار

مسیح نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں - شمعون پطرس نے جواب میں کہا کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہی - اُسنے اُسکے اِس اقرار پر اپنی منظوری کی مہر کر دی - یعنے فرمایا کہ ای شمعون بر یونس مبارک تو ہی - اور اِس ہی اقرار پر اپنی کلیسیا کی بنیاد ڈالی اور کہا کہ اِسپر دوزخ کے دروازے فتح نہ پاوینگے - سو پطرس کا یہہ اقرار سارے مسیحیوں اور ہر ایک کلیسیاؤں کا اقرار ہی - وہ رومن کتھلک ہو خواہ گریک ہو خواہ پریسبٹیرین ہو پس چونکہ یہہ اقرار سب کلیسیاؤں اور مسیحیوں کا ہی اور پُرمطلب ہی اِسلئے ضرور ہی کہ ہم دریافت کریں کہ اِس میں کیسے مطلب سمائے ہیں +

اِس اقرار کے اقبال سے ظاہر ہی کہ تمام نبی آدم کیا انبیاء کیا اولیاء سب سے افضل اور اعلیٰ ہی اور ملایک کی ذات اور درجات سے یہہ درجہ بڑا اور بزرگ ہی - وہ زندہ خدا کا بیٹا اِسلئے کہلاتا ہی کہ اُسکی اور زندہ خدا کی ذات ایک ہی ہی دونوں ذات میں مساوات رکھتے ہیں یعنے ذات و ماہیت و طبیعت میں ایک دوسرے سے بڑا نہیں سمجھا جاتا - ہمارا یہہ سوال نہیں ہی کہ ہم اِسبات کو سمجھ اور بیان کر سکتے ہیں یا نہیں بلکہ یہہ سوال ہی کہ آیا مسیح نے یہہ دعوی کیا کہ میں زندہ خدا کا بیٹا ہوں کیا ہی یا نہیں - اور کیا ہی تو اُسکا ثبوت کیا ہی یعنے اسکا ثبوت پاک کلام سے بتفصیل ذیل حاصل ہی - اول یہہ کہ مسیح



نے پطرس کے اقرار کو قبول کرکے اُسکو مبارک کہا اگر اُسکا یہہ اقرار صحیح اور درست نہ ہوتا تو وہ کیوں منظور فرماتا اور بجائے امتناع کے اُسکو مبارک کہتا +

دوسرے یہہ کہ یوحنا ۵ باب ۱۷ و ۱۸ میں مرقوم ہی کہ یسوع نے اُنھیں یعنے یہودیوں کو جواب دیا کہ میرا باپ اب تک کام کیا کرتا ہی اور میں بھی کام کیا کرتا ہوں تب یہودی اور بھی زیادہ تر اُسکے قتل کے درپے ہوئے کیونکہ اُسنے خدا کو اپنا باپ کہکے اپنے تئیں اُسکے برابر کیا +

تیسرے یہہ کہ یوحنا ۱۰ باب ۳۳ میں لکھا ہی کہ یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ اسلئے تجھے سنگسار کرتے ہیں کہ تو کفر کہتا ہی اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہی۔ اُن آیتوں سے بخوبی ظاہر ہوتا ہی مسیح کے مخالفوں کو بھی اِس پر اتفاق تھا کہ وہ یہہ دعوی کرتا ہی اور جس بات کے اثبات پر دوست و دشمن متفق الرائے ہوں۔ اُس کی پختگی اور کاملیت کو کیا کہنا ہی علاوہ اِسکے اگر اُس نے یہہ دعوی نہیں کیا تھا تو یہودیوں کے سامنے انکار کیوں نہیں کیا کہ اُسے اُسکو سنگسار کرنے سے باز رہتے +

چوتھے یہہ کہ مرقس کے ۱۴ باب ۶۱ میں مندرج ہی کہ سردار کاہن نے اُس سے پوچھا اور کہا کہ کیا تو مسیح اُس مبارک کا بیٹا ہی۔ یسوع نے اُس سے کہا کہ میں وہی ہوں۔ دیکھو یہاں اُسنے صاف دعوی کیا اگر اُسوقت انکار کرتا تو اُسکی جان بچ جاتی۔ پس اِن سب آیتوں سے ثابت ہی کہ مسیح نے یہہ دعوی کیا۔ اب یہہ دریافت کرنا چاہئے کہ یہہ دعوی اور کن کن دلیلوں سے درست اور ثابت ٹھہر سکتا ہی +

دلیل دلیل سے اوّل۔ یہہ کہ مسیح گناہ کے لوس سے بری و پاک تھا اور اُس سے کبھی گناہ سرزد نہیں ہوا پس اگر وہ محض انسان ہوتا تو گناہ کے لوس سے پاک نہ رہ سکتا کیونکہ کوئی انسان نہیں جو گناہ سے ملوس نہ ہوا ہو چنانچہ مسیح نے خود یہودیوں سے کہا کہ کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہی۔ یوحنا ۸۔ ۴۶۔ اور اگر وہ گناہ کئے ہوتا تو کیا وے اُسکو بیان نہ کرتے۔ جب ہم مسیح کی ساری حالت کو دیکھتے ہیں تو اُسکے کسی قول و عمل میں کوئی گناہ نہیں پاتے اُسنے کبھی توبہ نہیں کی اور نہ کبھی اپنے گناہ کا اقرار کیا کیونکہ اُس سے گناہ ہوا ہی نہیں تو کس سے توبہ اور کسکا اقرار کرے۔ اور اُسکے شاگردوں نے بھی اُسے بے گناہ سمجھا اور کہا جیسا کہ (۱ پطرس ۱ باب ۱۹) مرقوم ہی کہ وہ بیداغ اور بے عیب برہ کی مانند ہی اور اُس ہی خط کے ۲ باب ۲۲ میں مسطور ہی کہ اُسنے گناہ نہ کیا اُسکی زبان میں چھل بل نہ پایا گیا پھر (۲ قرنتی ۵ باب ۲۱) مندرج ہی کیونکہ اُسنے اُسکو جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے بدلے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُسکے سبب ویسے ہی راستباز ٹھہرائے اور (عبرانیوں ۱ باب ۴ و ۱۵) میں لکھا ہی کہ گناہ کے سوا وہ ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا اور اُسی خط کے (۷ باب ۲۶) میں لکھا ہی کہ ایسا سردار کہن ہمارے لایق تھا جو پاک اور بے بد اور بے عیب گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند۔ علاوہ اِسکے پلاطوس نے اُسکی راستبازی اور پاکیزگی پر گواہی دی اور کہا کہ میں اُسکا کچھ قصور نہیں پاتا (یوحنا ۱۹ باب ۹) غرض کہ اِن سب دلیلوں سے بخوبی ثابت ہی کہ مسیح بالکل پاک اور راستباز ہی پس جس حال میں کہ وہ پاک ہی تو اُسکا دعوی جو اُسنے کیا قبول کرنا واجب ہی۔ اور اوپر میں ثابت کر چکا ہوں کہ اُسنے دعوی کیا کہ میں بیٹا خدا کا بیٹا ہوں +

۲۔ دوسری دلیل یہہ ہی کہ مسیح کی تعلیمات نو ایجاد اور آسمانی اور تمام روئے زمین کے فیلسوفوں کی تعلیموں سے ہزاروں درجہ افضل و اعلی ہیں۔ اُسکے پہاڑی اوپر کی وعظ کو ملاحظہ کیجئے اور اُسکی خوبی اور عمدگی کو دیکھئے کہ وہ کسکو مبارک کہتا ہی اور اُس زمین کے علماء و حکماء نے کسکو مبارک کہا۔ مسیح نے اُس وعظ میں دل کے غریبوں غمگین اور حلیموں اور راستبازی کے بھوکھے پیاسوں اور رحم دل اور پاک دل اور راستبازی کے سبب ستائے ہوئوں کو مبارک کہا اور دعا کرنی اور روزہ رکھنا اور خیرات دینے اور لوگوں کی خطا سے درگذر کرنا اور خدا کو باپ جاننا اور روح کی قدر اور گناہ کی نفرت کو مفصل بیان کیا۔ جو اِن سب باتوں میں اُسکی تعلیم کو فیلسوفوں اور فریسیوں کی تعلیموں سے مقابلہ کریں تو اُسکی آسمانیت و عمدگی اور بے مثلیت اور سنجیدگی روشن ہو جائے +

پس خیال کرنا چاہئے کہ اگر وہ آسمانی نہ تھا تو یہہ بیمثل تعلیم کہاں سے لایا کہ جس نے کہ اُس سے سنی تعجب کیا کہ اُسنے یہہ نرالی تعلیم کہاں سے پیدا کی جو ناصرت جیسے گانوں جہاں کوئی نامی اور مشہور مدرسہ نہ تھا ایسی عمدہ اور بے نظیر تعلیمیں دیں تو آسمان کے سوا اور کہاں سے لایا۔ نقودیمس نامے یہودیوں کے ایک سردار نے اُسکی نسبت اِس بات کا اقرار کیا اور کہا کہ اے ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہو کے آیا ہی وہ جو آسمان سے آیا تھا اُسکے سوا کوئی دوسرا نہیں بتلا سکتا تھا کہ کہاں سے لایا +

باقی آئندہ

اخبارات تار برقی

بمبئی۔ ۱۶ جون۔ شنبہ کے دن مسٹر فورس صاحب کے قرضخواہوں کی ایک مجلس منعقد ہوئی اور ۲۵ لاکھ روپیہ اُنکے

ذہنہ نکلا تجویز ہوا کہ ماہانہ اخراجات کے واسطے صرف پانسو روپیہ مسٹر فورس صاحب کو ملا کرے +

لنڈن ۱۴ جون۔ واشنگٹن کے مجلس کاشتکاران کی رپورٹ ماہوار سے معلوم ہوا کہ روئی کی پیداوار میں بحساب دو فیصدی کی ترقی ہوئی اور فصل حال جو دہفتہ کی دیر میں پختہ ہوئی۔ گیہوں کی فصل ۵ فیصدی ہوئی اور اُس میں بحساب اوسط ۴ فیصدی کی زیادتی پائی گئی +

فتحگڈہ ۱۷ جون۔ مسٹر لاڈ ہرٹ صاحب پریزیڈنٹ جج بنارس اور مادھولعل صاحب منصف فیروزپور۔ سید زین العابدین صاحب جج ماتحت شاہجہانپور ممبران کمشن بغرض تحقیقات الزام حملہ مقدمہ مسٹر سانڈرس صاحب جج اور پنڈت ہرسہائے صاحب سب جج کل یہاں پہونچے اس کمشن نے ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک اجلاس کیا مسٹر فنشن صاحب جائنٹ مجسٹریٹ فرخ آباد نے سرکار کی طرف سے اور مسٹر راس صاحب بیرسٹر الہ آباد نے پنڈت صاحب کیطرف سے مقدمہ کو پیش کیا آج صرف مسٹر سانڈرس صاحب کی شہادت لیگئی جس سے سوائے ذاتی کدورت کے اور کچھ نہیں پایا جاتا تھا +

لنڈن ۱۷ جون۔ صیغہ تعمیرات کے مصارف ہند کی منتخب کمیٹی نے سال حال کی رپورٹ مشتہر کردی ہے۔ لارڈ کرین بروک صاحب کے مسودہ دربارہ ریلوے ہائے کمیٹی ہند سے معلوم ہوا کہ لارڈ صاحب موصوف اس امر پر افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ مسودہ مذکور ایک پرائیوٹ بل کی طرح پیش ہوا اور بیان کیا کہ معاملہ حال کو مطابق گذشتہ کے نہ سمجھنا چاہئے اور ہندوستان کی ریلوے کمپنیوں کو چاہئے کہ ایک سرکاری ڈائرکٹر صرف ریلوے کے کاموں کے واسطے مقرر کریں اور اسکو اپنی گرہ سے تنخواہ دیویں +

لنڈن۔ ۱۸ جون۔ بجواب ایک سوال کے کل رات ہوس آف کامنس میں مسٹر سٹین ہوپ صاحب نے کہا کہ ویسرائے ہند نے روئی کی محصول کے معافی میں اپنے ٹھیک اختیارات کے اندر کام کیا ہے۔ ہوس آف کامنس نے بالاتفاق اس امر کو منظور کیا کہ افواج میں سزائے تازیانہ ۲۵ ضرب سے زیادہ نہوا کرے +

لنڈن۔ ۱۹ جون۔ فرانسیسی کنشیبل جنرل مقیم مصر نے خدیو کو اطلاع دی ہے کہ گورنمنٹ فرانس اُسکی علیحدگی پر مصر ہے +

بمبئی۔ ۱۹ جون۔ منتخب کمیٹی کی رپورٹ جسکی خبر بذریعہ تار لنڈن سے کل موصول ہوئی ہے صرف ایسٹ انڈین ریلوے کے متعلق ہے +

لنڈن ۱۹ جون۔ پرتگال اور انگلنڈ کے مابین معاہدہ اس شرط پر ہوا ہے کہ ہندوستانیں پرتگالونکی بستیوں میں تمام محصول خانجات بند کرکے ہندوستان کے ایکٹ محصول کے مطابق تمام قسم کے مسکرات اور نمک پر محصول لگایا جاوے +

فتحگڈہ۔ ۱۸ جون۔ آجکے اجلاس کمیشن میں چار دیسی اردلیوں اور ملازمان جج کی شہادت لیگئی۔ سب نے حلفاً بیان کیا کہ جج نے اپنے ماتحت پر مطلق حملہ نہیں کیا اور نہ اسکو دھمکی دی بلکہ برخلاف اسکے وہ بہت خوش اخلاقی سے پیش آتا رہا۔ مگر جج ماتحت نے اس امر سے برانگیختہ ہوکر کہ میں آپ سے گھر میں ملاقات نہیں کرسکتا کچہری میں کرونگا جج پر حملہ کیا۔ گواہوں نے ایک دوسرے کی تائید کی اور اپنے اُن بیانات سے جو ماہ اکتوبر میں کئے تھے کچھ بڑھاکر کہا۔ بعضوں نے بیان کیا کہ ہم کو اسوقت پوری باتیں یاد نہیں بعض جواب یاد میں آگئی ہیں + عدالت میں بہت انبوہ تھا مگر چونکہ ٹکٹ کے بغیر کسی آدمی کو اندر آنے کی اجازت نہتھی اسواسطے انتظام اچھا رہا۔ کارروائی کل پر ملتوی کی گئی +

بمبئی ۱۹ جون ۱۸۸۰ع۔ ٹائمس آف انڈیا کو لنڈن کے ایک خاص پیغام تار سے معلوم ہوا کہ ۱۷ جون کو سر ولیم ہارکوٹ صاحب نے ہوس آف کامنس میں ایک گفتگو شروع کی جس میں اُنہوں نے لارڈ لٹن صاحب اور وزیر سلطنت ہند کی نسبت اپنی ناراضی اس وجہ پر ظاہر کی کہ اُنہوں نے روئی کے محصول کی معافی کے بارہ میں کونسل ہند اور کونسل گورنر جنرل کی کچھ پرواہ نہ کی۔ جنگ افغانستان کو بھی اُنہوں نے ناپسند کیا اسیطرح ایکٹ مطابع کی نسبت بھی اپنی ناراضی ظاہر کرکے ویسرائے ہند اور وزیر سلطنت ہند کو اس امر میں ملزم ٹھہرایا کہ وہ اپنے اختیارات کو اچھی طرح عمل میں نہیں لائے سر ولیم ہارکوٹ صاحب نے بیان کیا کہ مصارف ہند کی تخفیف کے واسطے مناسب ہے کہ کونسل ہند اور کونسل گورنر جنرل کو یک لخت اُڑا دیا جائے کیونکہ ویسرائے ہند اور وزیر سلطنت ہند کے نزدیک اُنکا انعقاد فضول ہے کیونکہ جسوقت یہہ مجلس کسی معاملہ پر غور کرلی ہے تو افسران مندرجہ بالا اُنکی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ مسٹر الیس لینگ صاحب اور مسٹر فاسٹ صاحب اور سر جارج کیمبل صاحب نے جنہوں نے اپنا مباحثہ شروع بیان کیا کہ مسٹر سٹین ہوپ صاحب کا جواب قابل اطمینان نہیں ہے +

شملہ۔ ۱۷ جون ۱۸۸۰ع۔ مسٹر آر بی شا صاحب رزیڈنٹ منڈالی تپ بلغمی (ریومیٹک فیور) کے عارضہ میں مبتلا ہوکر مرگئے۔ کرنل ہارس برون صاحب اُنکی جگہہ چند روز کے واسطے رزیڈنٹ مقرر ہوئے +

شملہ ۱۸ جون ۱۸۸۰ع۔ منڈالی سے ۵ ماہ حال کو خبر پہونچی کہ وزیر امور خارجہ و داخلہ بہت سے اعلے عہدہ داران کے ساتھ تعزیت کے واسطے رزیڈنسی میں آئے +

مسٹر شا صاحب ۱۱ر تاریخ کو ۱۰ بجے کے وقت دفن کئے گئے تھے جنازہ کے ساتھ منڈالی اور جاموس کے سپاہیوں کی گارد بھی اور بہت سے انگریز اور دیسی بھی ہمراہ تھے + گورنمنٹ برہما نے رسوم تعزیت اور جنازہ کا اہتمام نہایت موثر طور پر کیا جس سے گورنمنٹ مذکور کی ہمدردی اور خوش اخلاقی کا شہرہ ہے +

میجر کوگنری صاحب ۲۰ ماہ حال کو شملہ میں پہونچ جاوینگے +

شاہزادہ آرکٹ صاحب بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی ۱۶ ماہ حال کو مدراس میں مر گئے۔ اُن کی وصیت پر اُن کے والد کی طرح وفات پر اُنکی عمر کے برسوں کی تعداد میں توپیں چلائی گئیں +

لنڈن ۱۹ جون۔ سر سٹیفورڈ نارتھ کوٹ صاحب نے کل ایک مجلس کنسرویٹیو میں بیان کیا کہ جنگ زولو پارلمنٹ کے کھلنے سے پیشتر ختم ہو جائیگا اور گورنمنٹ کو اُس ملک سے اتحاد پیدا کرنے کی کامل اُمید ہے +

برلن۔ ۱۹ جون۔ پارلیمنٹ جرمن کے اجلاس مروزہ میں چاندی کی بابت بحث ہوئی۔ پرنس بسمارک نے کہا کہ گورنمنٹ جرمن قانون سکہ طلائی کی ترمیم کرنا نہیں چاہتی اور چاندی کے فروخت کی انسداد بوجہ کمی قیمت کے عمل میں آئی تھی +

پیرس۔ ۱۹ جون۔ فرانسیسی سینٹ اور ڈپٹیوں کی ایک مجلس منعقد ہوئی جسمیں تجویز ہوا کہ سینٹ اور ڈپٹی ورسلیس سے پیرس کو تبدیل کئے جاویں +

لنڈن۔ ۱۹ جون۔ کیپ ٹون کی خبر آمدہ ۲ جون سے معلوم ہوا کہ پرنس امپیریل مر گیا ہے یکم جون کو جس وقت کہ دشمن کے ملک کی سراغ رسانی ہو رہی تھی تو وہ یکایک متحیر ہو گیا اور زولو نے اُسے گرفتار کر لیا۔ انگریزی افواج دریائے ٹغلو کے پار ہو گئی ہیں اور نو یل ایمن میں پہونچ گئی ہیں۔ ۲ جون تک اُنکا کوچ جاری تھا +

فتحگڈہ۔ ۱۹ جون۔ آج کمشن کا اجلاس ہوا ایک دیسی بڑھئی نے جو مسٹر سانڈرس صاحب کی کوٹھی کے پاس کام کرتا تھا گواہان گذشتہ کی تائید کی۔ مسٹر والش صاحب مجسٹریٹ ضلع جنہوں نے ابتدائی تحقیقات کی تھی کہا کہ پنڈت ہرسہائے نے درخواست کی تھی کہ مقدمہ کو طول نہ دیا جاوے اور میں نوکری سے علیحدہ ہونے یا کسی قدر جرمانہ دینے پر راضی ہوں تحقیقات مقدمہ کے بعد مسٹر ونشمن صاحب وکیل سرکار نے شہادت گواہان پر کچھ گفتگو کر کے کہا کہ پنڈت ہرسہائے پر جرم حملہ ثابت ہوتا ہے اور جو جزوی اختلاف بیان گواہان میں ہے اُس سے اُسکی بریت متصور نہیں ہو سکتی۔ مسٹر سانڈرس صاحب کا بیان بابت حملہ درست ہے۔ اخیر میں اُنہوں نے یہہ بیان کیا کہ پنڈت ہرسہائے پر جبر کرنے یا کوئی سخت سزا دینے کا ارادہ نہیں ہے ہاں یہہ ضرور ہے کہ مسٹر سانڈرس صاحب کا انصاف کیا جاوے مسٹر راس صاحب بیرسٹر نے کہا کہ حملہ کرنا تو ثابت نہیں ہوتا البتہ اگر کچھ ہوا ہے تو وہ حفاظت خود اختیاری کے سبب عمل میں آیا۔ پنڈت ہرسہائے کو خیال تھا کہ مسٹر سانڈرس صاحب اُسپر حملہ کرینگے اُنہوں نے گواہان کے بیان یکطرفہ پر جرح کر کے مسٹر سانڈرس صاحب کے چال چلن پر گفتگو کی اور کہا کہ شہادت میں طرفداری کے ساتھ ادا ہوئی ہے مسٹر راس صاحب نے یہہ بھی کہا کہ جج اور اُسکے ماتحت میں بوجہ بحالی ایک ناظر کے جسکو جج نے موقوف کر دیا تھا سخت عداوت تھی پنڈت ہرسہائے کو اس امر کا بڑا افسوس ہے کہ اُسکے اور اُسکے افسر کے مابین جو تعلقات تھے وہ اسطرح برباد ہو گئے اور اراکین کمیشن کو مقدمہ کے اصل حالات پر غور کرتے ہوئے اس امر پر سوچنا چاہئے کہ اگر وہ موقوف کیا گیا اور پنشن پانیکا مستحق نہ رہا تو اُسکو کسقدر نقصان پہونچیگا +

پنڈت ہرسہائے کیطرف سے نہ تو کوئی شہادت پیش ہوئی اور نہ اُسکا جواب لیا گیا۔ کمشن کا اجلاس شام کے وقت بہت دیر تک رہا اور کل اُسکے نتیجہ کی رپورٹ گورنمنٹ میں بھیجی جائیگی۔ عدالت میں انگریز اور ہندوستانی لوگ مقدمہ کی روئداد سُننے کے واسطے بکثرت اکٹھے ہوتے رہے +

شملہ۔ ۲۰ جون۔ امیر افغانستان نے ایک اشتہار بدیں مضمون جاری کیا ہے۔ چونکہ برٹش گورنمنٹ اور گورنمنٹ افغانستان کے درمیان دائمی دوستی اور صلح ہو گئی ہے اسواسطے تمام تنازعات و اختلافات باہمی جاتے رہے ہیں اسواسطے یہہ اشتہار بغرض اطلاع عوام جاری کیا جاتا ہے کہ افغانستان کی اُس رعایا کے واسطے معافی منظور ہوئی ہے جنہے کہ گزشتہ جنگ میں انگریزی افواج کے ساتھ خط و کتابت بالواسطہ رکھا اور گورنمنٹ افغانستان اس امر کی تحریری اطلاع دیتی ہے کہ ایسے لوگوں کو کسی قسم کی اندرونی یا بیرونی سزا اور تکلیف ایسے رویہ کے واسطے نہ دیجائیگی +

لنڈن ۲۰ جون۔ برٹش گورنمنٹ نے فرانس کی گورنمنٹ سے خدیو مصر کی علیحدگی کے دریافت پر اتفاق کر لیا ہے +

کل شب کو ہوس آف لارڈس میں لارڈ نارتھ بروک صاحب نے سنہ ۱۸۷۸ و سنہ ۱۸۷۹ء کے انڈین بجٹ کو مقابلہ کرتے وقت روئی کے درآمد کے محصول کے معاف کرنے پر اعتراض کیا۔ مگر دیگر امورات میں گورنمنٹ آف انڈیا کی پالسی پر تحسین کی۔ لارڈ کران بروک صاحب نے کہا کہ مناسب ہے کہ جنگ افغانستان کا خرچ ہندوستان ادا کرے کیونکہ یہہ جنگ محض ہندوستان کے لئے ہوا تھا۔ صاحب موصوف نے فوجی شان میں کفایت شعاری کا ممکن ہونا شک کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور روئی کے درآمد کے محصول کی معافی کی دستگیری کی ہے۔

شملہ ۲۰ رجون - باجوڑ سے ایک خبر آئی ہی کہ سید محمد بادشاہ نے باعث خوف امیر محمد یعقوب کوٹل ضلع کنار سے اپنا خاندان اور مال و اسباب اُٹھا کر باجوڑ میں بموضع شیخ بابا سکونت اختیار کی ہی +

عبد الکریم خان پسر حیدر خان مرحوم خان نواگئی نے جو سید کا بھانجہ ہی اُسکو اپنے گانوں میں بلایا تھا لیکن سید مذکور نے اُسکو جبروں کہ بینے کچھ عرصہ شیخ بابا میں سکونت رکھنا اختیار کیا ہی - باجوڑ اور اُسکے قرب و جوار میں ایک افواہ ہی کہ امیر محمد یعقوبخان نے عطا محمد خان پسر سعادت خان حاکم لالپورہ مرحوم کو ضلع کنار کی سربراہی کا اختیار دیا ہی +

خبر ہی کہ محمد شاہ خان لالپورہ اِس باعث سے زیادہ رنجیدہ ہوا ہی کہ امیر نے اُسکے چچا یار محمد خان کو لالپورہ کا حاکم مقرر کیا ہی +

یار محمد خان کا ارادہ ہی کہ عنقریب ہی لالپورہ کو جاؤں +

کچھ عرصہ ہوا کہ میاں گل سواتی نے چار ہزار روپیہ گھوڑونکی خریداری کیواسطے کوہستان کی طرف روانہ کئے ہیں +

کچھ عرصہ ہوا کہ قوم جلیم زئی باشندہ گندس کے چند اشخاص نے قوم خطی خیل سے جو اُن کی برادری میں سے تھے فساد کیا اور اُن کی پچاس بھیڑیں لیگئے +

شملہ ۲۱ رجون - مسٹر شا صاحب کی وفات کی ماتم پرسی کا ایک میموریل جسپر کہ شملہ کی انگریزی رعایا کی طرف سے سو آدمیوں سے زیادہ کے دستخط ہیں حضور ویسرائے کی خدمت میں روانہ کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہی +

لنڈن ۲۲ رجون - برگیڈیر جنرل سیکاسٹر صاحب جو ملتان میں کمان پر تھے آج صبح کو بعارضہ ورم جگر فوت ہوگئے +

کیرو ۲۲ رجون - خدیو مصر نے اپنی علیحدگی کی نسبت فرانس اور انگلنڈ کی دریافت سے راضی ہونے پر انکار کیا ہی +

لنڈن ۲۳ رجون - سلطان روم نے خدیو مصر کو تخت و تاراج کرنے کا قصد کیا ہی بشرطیکہ حلیم پاشا اُسکا جانشین قبول کیا جائے - آج رات لارڈ سالسبری صاحب نے ہوس آف لارڈس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ انگلنڈ اور فرانس نے برائے شہزادہ توفیق جو مصر کا شاہزادہ موروثی ہی خدیو کا ولی عہد مقرر کرنے کی سفارش کی تھی +

لودیانہ

ہفتہ حال میں دو مرتبہ خوب بارش ہوئی اور ایک مرتبہ خفیف سا تقاطر - کاشتکاروں کا بیان ہی کہ اِس بارش سے تخم ریزی کا کام جاری ہو جائیگا +

شیخ جلال الدین صاحب کوتوال لودیانہ معہ چند مردمان پولیس جیپور گئے تھے سو اب معلوم ہوا ہی کہ چند ڈاکو شیخ صاحب گرفتار کرکے لائے ہیں جنکی کیفیت بعد تحقیقات کے درج کیجائیگی +

افغانستان کے دھاوے والی فوجیں واپس آ رہی ہیں چنانچہ پرسوں صاحب جنیدی فوج یہاں داخل ہوئی اور کل توپخانہ اور ایک رسالہ سواری دہلی ہوا گذر گیا +

اِشتہار

بحکم مسٹر جی - ای - وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ درخواست عطائے پروبیٹ بابت نصف حصہ حویلی خورد و امام باڑہ ملکیت موہن لال عرف آغا حسن جان مرحوم چونکہ مسمات کھتیزاین ہاجس عرف پیاری خانم ہمشیرہ متوفی نے بموجب دفعہ ۲۴۶ - ایکٹ ۱۸۶۵ء عدالت ہذا میں درخواست عطائے پروبیٹ وصیت نامہ تحریر کردہ متوفی بابت نصف حصہ امام باڑہ واقع قصبہ لودیانہ کے کی ہی اور تاریخ ۴ رجولائی ۱۸۸۶ء واسطے سماعت درخواست مذکور کے مقرر ہوئی ہی لہذا اشتہار ہذا حسب شرائط مندرجہ دفعہ ۲۵۰ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۶۵ء جاری کرا کر اعلان کیا جاتا ہی کہ جس کسیکو نسبت نصف حصہ حویلی خورد و امام باڑہ کے دعوی ہو وہ تاریخ معینہ پر عدالت ہذا میں آکر کارروائی کو دیکھیں بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۸۸۶ء جاری ہوا +

دستخط

جی - ای - وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلان کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت اُسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کیگئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدلے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا